شذرات

لتنذر بہ، (ترجمہ) ہر ایک کو اس کے بُرے انجام سے تنبیہ کردے یعنی جس راستہ پر وہ جارہا ہے اسے ڈرا دے۔ انذار کے معنی ہیں ایسا سمجھانا کہ بُرے کام کرنے والے کی ہمت ٹوٹ جائے وذکریٰ سمجھداروں کے لیے یہ کتاب ایک قسم کی یاددہانی ہے، ان کی طبیعت اس کی گواہی دیتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا یہی راستہ ہونا چاہیئے اور اس کتاب نے آکر ان کی یاددہانی کرادی اور وہ اس سیدھے راستے پر چل پڑے (ترجمہ) چلو اسی پر جو اترا تم پر تمھارے رب کی طرف اور نہ چلو اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے تم بہت دھیان کرتے ہو۔

جو کچھ تمھیں رب کی طرف سے ہدایت ہو رہی ہے اس پر عمل کرو۔ ولا تتبعوا کسی اور چیز کی پابندی مت کرو۔ انسان سمجھتا ہے دنیا کی امراور حکمتیں سیکھ کر لوگوں کو قائل کر دوں یعنی سیدھا راستہ بتلادوں گا۔ اسی واسطے حکم ہوتا ہے کہ یہ کتاب تم کو سب کچھ بتلا دے گی اسی واسطے دوسری چیزوں کی طرف مت دیکھ۔ قلیلا تھوڑی حالت ہے جو اسی وقت تم یاد کرسکتے ہو تم اس کتاب کو حکمت سے بھری ہوئی ہے اسے خوب غور و توضیح سے پڑھو یہ تمھیں بہت فائدہ پہنچائے گی ابھی اس قدر علم والے آدمی پیدا نہیں ہوتے جو اسے اچھی طرح سمجھ سکیں۔ یعنی ان میں ابھی استعداد پیدا نہیں ہوئی۔ اس لیے تم اس کتاب کو پڑھو اور ان کو یہ سمجھاؤ ان میں آہستہ آہستہ سمجھ پیدا ہو جائے گی۔

حکمت اجتماعیہ کے امام ہیں حکیم جعفر صادق ان کے صاحبزادے امام اسمٰعیل بہت بڑے حکیم تھے حکومت مصر ان کی پیرو تھی، امام جعفر صادق کے دوسرے صاحبزادے امام موسیٰ کاظم ہیں جو اثنا عشری فرقے کے امام ہیں اور انہوں نے ایران میں زور پکڑا ان کا چونکہ حکومت سے مقابلہ ہوتا ہے اس لیے انھیں آرام سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا۔ اس واسطے نہ ان کی تعلیم محفوظ ہے اور نہ ہی ان کی سیرت محفوظ ہے بلکہ اسے ارادۃً خلط ملط کر دیا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ دنیائے اسلام ان کی ممنون اور مرہون منت ہے۔

امام جعفر صادق کے چچا ہیں حضرت زید شہید یہ بہت بڑے فاضل گزرے ہیں جن کے پیرو یمن میں پائے جاتے ہیں اور زیدی کہلاتے ہیں اور مدینہ کے نواح میں بھی پائے جاتے ہیں ۔

امام حسن بن الحسن بن علیؓ کی ایک آدمی نے بہت تعریف کی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم سے اچھے برتاؤ برتیں ہم سے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی کرو، اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں تو ہم سے دوستی کرو اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں تو ہمارے دشمن بن جاؤ ۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ ہے وہ فرماتی ہیں کہ یہ (امام حسن بن الحسن بن علی) ہمارے خاندان کی زبان ہے ۔

اتبعوا کی تفسیر یہ ہے اس کتاب کو مومن لوگ سمجھ کر وہیں وہیں اس کے منادی بن جائیں گے اور لوگوں کو کہیں گے کہ اس کتاب کی اطاعت کرو ۔ وہ اس کتاب کو اپنی اندرونی تعلیم سمجھ کر اس کی اشاعت کریں گے اس لیے آپ مومنوں تک اس کو پہنچا دو ۔ اس کتاب کے جو لوگ مخالف بنیں گے یہ جماعت اس رجعت پسند جماعت کے سر توڑ کے رکھ دیگی ۔ جیسے آگے اس کے اشارے آتے ہیں

ترجمہ : اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں کہ پہنچا ان پر عذاب رات یا دوپہر کے ہوتے ہوئے

امن کی حالت میں انسان نہایت بے فکری سے اپنا وقت گزارتا ہے اس لیے کوئی عظیم الشان کام نہیں کرسکتا مگر جب اس پر یک لخت مصیبت پڑ جاتی ہے تو وہ دفعۃً چونک اٹھتا ہے اور خواب غفلت سے بیدار ہوتا ہے ۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ ، ترجمہ : پھر یہی تھی ان کی پکار جس وقت کہ پہنچا ان پر عذاب کہ کہنے لگے بے شک ہم تھے گنہگار، سو ہم کو ضرور پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے اور ہم کو ضرور پوچھنا ہے رسولوں سے پھر ہم ان کو احوال سنائیں گے اپنے علم سے اور ہم کہیں غائب نہ تھے اور تول اس دن ٹھیک ہوگی پھر جن کی تولیں بھاری ہوئیں سو وہی ہیں نجات پانے والے اور جن کی تولیں ہلکی ہوئیں سو وہی ہیں جنھوں نے اپنا نقصان کیا ۔ اس واسطے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ۔ ان پر جب عذاب الٰہی نازل ہوا تو وہ دفعۃً سمجھے اور کہا کہ ہم غلطی کر رہے تھے ۔

مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ جو آج بات کو نہیں سنتے ان پر جب ایک بڑا حادثہ پڑیگا تب یہ سنیں گے یہ حادثے بے قاعدہ نہیں ہوتے یہ علت و معلول رکھتے ہیں ان کا تعلق انسانی اعمال

سے ہوتا ہے فلنسئلن الذین کہ انھوں نے نبیوں کی بات کو کہاں تک سُنا اور کہاں تک عمل کیا اور نبیوں سے بھی سوال ہوگا کہ قوم نے ان کی بات کو کہاں تک سنا اور اس پر کہاں تک عمل کیا الوزن یومئذ یعنی جتنا جرم کیا ہے اتنی ہی سزا لے گی وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ہمارے احکام کی نافرمانی کرکے لوگوں پر ظلم کرتے تھے خود حامل کتاب بن کر اور کتاب الٰہی کا قانون ہاتھ میں لے کر اس قانون الٰہی کے برخلاف لوگوں پر ظلم کرتے تھے اور دعوی یہ کرتے تھے کہ یہ قانون کے مطابق ہے غرض سمجھایا کہ سمجھدار آدمی اس نتیجہ پر پہنچے گا اس قوم کا ہلاک کرنا کسی سبب کے بغیر نہ تھا اور اس قوم کو یوں ہی ہلاک نہیں کیا گیا۔ ذرہ بھر بے قاعدگی روا نہیں رکھی گئی اور کسی پر ذرہ بھر ظلم نہیں ہوتا جس قوم پر عذاب الٰہی نازل ہوا ہے اس کی اجتماعی زندگی اس حد تک گر گئی تھی کہ اس عضو کو کاٹ دینا ہی بہتر تھا۔ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ (ترجمہ) ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں اور مقرر کر دیں اس میں تمہارے لیے روزیاں تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

معایش کے معنی میں سامان زندگی قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ اس کی قدر نہیں کرتے اور سامان ہوتے ہوئے کام نہیں کرتے تم ان باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ (ترجمہ) اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر صورتیں بنائیں تمہاری پھر حکم کیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نہ تھا سجدہ والوں میں۔

انسان کی پیدائش یہ ایک مثال پر سمجھایا گیا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات میں اپنے مکاشفہ کا اس طرح ذکر کیا ہے یعنی مادہ اپنی صورت تبدیل کرتا کرتا اخیر نوبت انسان پر جا کر ختم ہوا۔ یہ مادہ کا آخری ارتقاء ہے نہ یہ مراد کہ انسان حیوانوں سے ترقی کرکے اس صورت میں آیا ہے مثلاً پہلے ایک درخت لیجیے وہ ایک جگہ پر کھڑا رہتا ہے اور پانی اور ہوا سے پرورش پاتا ہے اور دن بدن ترقی کرتا رہتا ہے اس کے ایک عرصہ بعد اس قدر انقلاب پیدا ہوا کہ یہ ایک ارتقائی طور پر ترقی کرتے کرتے حیوانوں کی صورت میں پیدا ہوا جو نباتات کی مانند پانی اور ہوا سے فائدہ اٹھاتے ہیں مگر یہ نباتات سے ترقی کرکے چلنے پھرنے لگتا ہے اس کے بعد پھر انقلاب ہوا اور انسان پیدا ہوا جس کے بدن پر نہ تو بال ہیں حیوانوں کی طرح اس لیے اسے بدن ڈھکنے کے لیے کپڑے کی ضرورت ہے۔